جنگ راولپنڈی (ب) جمعرات 6 اپریل 2000

چیچنیا میں روسی مظالم اور عالمی برادری کا کردار

چیچنیا کا مسئلہ کوئی روس کا داخلی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی محض چند سر پھروں کی پر تشدد کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔ اس سمجھنے کے لئے تاریخ کے جھروکوں میں دیکھنا، عالمی سیاست کی کروٹوں کو سمجھتا اور خود بین الا قوامی قانون کے مسلمہ

ضابطوں پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔ یچنیا جو شمالی قفقاز کا حصہ ہے، تاریخ میں کبھی بھی روس کا، جو ایک یورپی ملک ہے حصہ نہیں رہا۔ جغرافیائی، سیاسی، تہذی، نسلی، لسانی، مذہبی ہر اعتبار سے یہ علاقہ وسط ایشیا کا حصہ ہے۔ یہاں اسلام کی روشنی خلافت راشدہ کے دور سعادت ہی میں پہنچ گئی تھی۔ روایات کے مطابق حضرت عمر فاروق یا حضرت عثمان کے دور میں مسلمان یہاں پہنچے ہیں اور مسلم آبادی قائم ہوئی ہے۔ یہ روشنی پھر آہستہ آہستہ بڑھتی گئی تا آنکہ پورے علاقے کو اس نے منور کر دیا۔ روسی استعمار کی دست برد سے بھی یہ علاقہ بڑی حد تک سولہویں صدی تک محفوظ رہا۔ روسی استعماری طاقتوں کی پہلی فوجی یورش 1556ء میں واقع ہوئی جس کے بعد سے آج تک روسی افواج اور شیشانی مجاہدوں کے درمیان دو سو سے زیادہ فوجی معر کے ہو چکے ہیں اور "چراغ مصطفوی" اور شرار بولبی" میں مسلسل ستیزہ کاری جاری و ساری ہے۔ 1556ء کے بعد 1674ء، 1772ء، - 1837ء 1848ء، 1859ء، 1877ء، 1924 ء میں مختلف صورتوں میں جنگی معر کے ہوتے رہے۔

چیچنیا میں موجودہ روسی جارحیت محض جنگ نہیں بلکہ ایک پورنے علاقے کی تباہی اور ایک قوم کو نیست و نا بود کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ یہ اس مجرمانہ سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا ارتکاب روسی قیادت سولہویں صدی سے بار بار کر رہی ہے۔ اسٹالن نے 1944ء میں چیچن اور تاتار اقوام کو وطن بدر کر کے پوری نسل کو تباہ برباد کرنے کی کوشش کی جس میں پندرہ لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ 96 - 1994ء کی جنگ میں ایک لاکھ افراد کو شہید کیا گیا اور پھر بھی انتقام کی پیاس نہ بھی۔ ستمبر 1999ء میں روس نے چیچنیا پر جدید ترین جنگی ہتھیاروں سے حملہ کیا اور اس بار کم و بیش وہی حکمت عملی اختیار کی جو امریکہ نے عراق میں 1991ء اور نیٹو نے یوگو سلاویہ 1999ء میں اختیار کی تھی۔ روزانہ 125 سے 200 حملے : ہوئے اور ہر حملے میں من آگ شہری علاقوں پر برسائی گئی۔ ان حملوں میں جدید ترین ایم 16 سیریز کے جہاز اور ایم 1 میریز سے 45 جہاز استعمال ہوئے۔ اس طرح ہر روز 15کے گن شپ ترین ایم 16 سیریز کے جہاز اور ایم 1 میریز کے گن شپ ہزاروں ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے۔ دور بار کی آرٹلری دن رات استعمال کی گئی۔ کلسٹر بم، نیپام بم، کیمیکل بم حتی کہ معصوم بچوں کو دھماکے سے اڑانے کے لئے کھلوتا بم استعمال کئے گئے۔ چیچنیا کے تمام بڑے شہر بشمول گروزنی (14لاکھ آبادی کا شہر اور گودس میر اور شمالی (ایک لاکھ آبادی والے تھے) بالکل تباہ کر دیئے گئے - 12 لاکھ کی آبادی اور 13 ہزار مربع کلو میٹر کا یہ ملک بالکل کھنڈر بنا دیا گیا۔ تین لاکھ سے زیادہ افراد بڑی کسمپرسی کے عالم میں مہاجرت کی زندگی گزار رہے

ہیں اور باقی اپنے ہی گھر میں بے گھر ہیں۔ چیچنیا کے اندر زندگی کی رمق دور دور تک نظر نہیں آرہی۔ شہدا اور زخمیوں کی تعداد 30 سے 50 ہزار بتائی جارہی ہے۔

ان جرائم کے ارتکاب کی اولین ذمہ داری روس اور اس کی قیادت پر ہے لیکن اس خونی کھیل کو ممکن بنانے اور جاری رکھنے میں امریکہ اور مغربی اقوام نے روس کی پوری پوری مدد کی ہے اور یہ سب ان جرائم میں شریک و معاون ہیں۔ امریکہ اور یورپی برادری کے تمام ممالک نے چیچنیا کے مسئلے کو روس کا اندرونی مسئلہ " قرار دیا، کلنٹن اور البرائٹ نے صاف الفاظ میں کہا کہ ہم تشدد کے خلاف روس کی مساعی کے موید ہیں۔ انسانی حقوق " یا " قوت کے غیر متناسب استعمال کی بات اگر کی بھی گئی تو ایسی نرمی سے کہ اس سے مزید مظالم کو شہ ملی۔ پھر اس پورے عرصے میں امریکہ اور جرمنی نے روس کی مالی مدد اور فنی معاملات میں بھر پور معاونت کی۔ آئی ایم ایف اور مغربی ممالک سے اربوں ڈالر روس کو فراہم کئے گئے جن کی وجہ سے، بقول روس کے وزیر خزانہ ان کے لئے اپنی دفاعی بجٹ کی جمع و تفریق ممکن ہوئی۔ اس نے صاف کہا تھا کہ روس کی فوج کو اسلحہ ، خوراک اور روپے کی ضرورت ہے۔ دنیا کی جنگ کی وجہ سے بجٹ پر نظر ثانی ناگزیر ہو گئی اور یہ وسائل صرف آئی ایم ایف اور مغربی اقوام اور بنکوں کی امداد سے میسر آئے۔ جولائی 1999ء میں آئی ایم ایف نے 6.2 ارب ڈالر دیئے اور چند مہینے کے بعد ہی چیچنیا پر فوج کشی شروع ہو گئی۔ حال ہی میں آئی ایم اینک نے مزید 3 ارب ڈالر کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔ جرمنی نے ایک موقع پر مالی امداد میں کمی کی بات کی تو امریکہ نے اسے روک دیا اور کلنٹن نے جمہوریت کی دہائی دینا شروع دیا کر دی۔ صدر کلنٹن نے پوٹن کے سارے جرائم سے صرف نظر کیا اور اسے خراج تحسین پیش کیا اور امریکہ کے قومی سلامتی کے مشیر سین ڈی برگر (S. Burger) نے پوری بے شرمی اور ڈھٹائی سے کہا کہ امریکہ

روس کی معاشی امداد چیچنیا میں اس کی پالیسی پر احتجاج کرتے ہوئے ختم کرنے پر غور نہیں کر رہا ہے۔ اسے ختم کرنا ہمارے مفادات کے خلاف ہوگا۔

اس تعاون کی اصل وجہ یہ ہے کہ اپنے مفادات کے اعتبار سے روس اور امریکہ اصل میں دونوں ایک ہیں" ایمنسٹی انٹر نیشنل کے نمائندہ لیان لیوان نے تو صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ - 15 رکنی سلامتی کونسل چیچنیا پر کوئی اقدام نہیں کرے کی کیونکہ پانچ بڑوں میں سے دو امریکہ اور روس ..... معالمہ طے کئے ہوئے ہیں۔

روس کے لئے چیچنیا میں مظالم ممکن ہی امریکہ اور مغربی اقوام کی خاموش تائید اور مکمل امداد سے ہوئے مضمون نگار ایرک مارکوس نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا ہے جب وہ کہتا ہے۔

کلنٹن انتظامیہ نے جو چیچنیا میں روس کو نسل کشی کے - لئے مالیات فراہم کر رہی ہے روس کے ہیلی کاپٹروں کو رات کو دیکھنے والے جدید آلات فراہم کئے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ یہ آلات دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں بل کلنٹن نے یہ کہا ہے کہ روس نے گروزنی کو آزادی دلائی ہے۔ پھر بھی ان کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اتنے بہت سے مسلمان امریکہ کو اپنا دشمن کیوں سمجھتے ہیں؟ در حقیقت روس کی خدمت کے ساتھ امریکہ اور مغربی اقوام کی خدمت نہ کرنا صرف حق و انصاف کے خلاف ہی نہیں ہو گا بلکہ دشمن کی قوت کے اصل ماخذ کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہو گا جو جنگ میں مہلک ہو سکتا ہے۔

روس، امریکہ اور مغربی اقوام کے کردار کا جتنا بھی احتساب کیا جائے کم ہے لیکن کیا مسلمان ممالک کی قیاد توں کا جرم کچھ کم ہے ؟ او آئی سی نہ صرف یہ کہ خاموش ہے بلکہ اس کے وفد کے لیڈر اور ایران کے وزیر خارجہ نے چیچنیا کے مسئلہ کو روس کا اندرونی مسئلہ قرار دے کر چیچنیا ہی نہیں امت مسلمہ کے سینے میں بھی خنجر گھونپا ہے۔ کویت نے تو غضب ہی کر دیا کہ روس سے ایک معاہدہ کیا ہے کہ دونوں ملکوں میں شمالی قفقاز کے علاقے میں دہشت گردی کا مقابلہ کیا جاسکے۔ نیز کویت یہ معلوم کرنے کے لئے روس کی مدد کرے گا کہ چیچن ری پبلک کی مالی امداد کن ذرائع سے ہو رہی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قطر، پاکستان اور ایک حد تک سعودی عرب نے نسبتا محتاط رویہ اختیار کیا ہے لیکن کسی نے بھی کھل کر حق کی مدد اور باطل سے برأت کی جرات نہیں کی۔ اگر کسی کو جرات ہوئی اور اس نے کھل کر چیچنیا کو تسلیم کیا تو وہ افغانستان اور ایک غیر مسلم ملک اسٹونیا ہیں ... یہ دونوں خود روس اور اس کے استعمار کے ستم زدہ ہیں۔

امت مسلمہ کی ان قیادتوں نے امت سے اپنی دوری اور ان کے مسائل سے بے وفائی کی جو تصویر پیش کی ہے اس مرض کھل کر مل کر سامنے آگیا ہے جس کی وجہ سے امت مسلمہ اپنے اصل کردار کی ادائیگی سے محروم ہے۔ مسلمان عوام کے دل اپنے چیچن بھائیوں کے ساتھ دھڑک رہے ہیں اور وہ دہشت گرد قرار دیئے جانے اور مغرب کے مطعون ہونے کے خطرات سے بے نیاز ہو کر اپنے مجاہد بھائیوں کی مدد کے لئے بے چین اور دن رات ان کے دعائیں کرنے میں مصروف ہیں۔ مسلم عوام کا دل ان ان تمام کمزوریوں کے باوجود، صحیح مقام پر ہے جب کہ قیادت کا حال یہ ہے کہ فی قلوبھم مرض فزاد ھم اللہ مرضا۔ ان کے دل مریض ہیں اور اللہ نے ان کے اعمال کے باعث ان کے ولوں کے اس مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔ چیچنیا کے نہتے، کمزور اور تہی دامن مجاہدین نے جس عزم و ہمت، جس بہادری اور شجاعت اور جس پامردی اور - استقامت کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریکیوں کے درمیان روشنیوں کا ایک مینار ہے۔ ہماری معلومات کی حد تک قوت کے عظیم تفاوت کے باوجود معرکہ چیچنیا میں گزشتہ 6 ماہ میں ساڑھے آٹھ ہزار روسی فوجی مارے گئے ہیں جن میں ایک جرنیل اور 38 دوسرے اعلیٰ فوجی افسر شامل ہیں۔ زخمی روسیوں کی تعداد 4 ہزار سے زیادہ ہے جن میں ایک جرنیل بھی شامل ہے۔ روس کے 24 سروس طیارے اور ہیلی کاپٹر مار گرائے گئے 33 ٹینک تباہ کئے گئے اور 28 بکتر بند گاڑیوں کے پر خچے اڑا دیئے گئے۔ ایک تعداد میں روسی فوجی جنگی قیدی بنائے گئے۔ نیز 1996ء اور حالیہ دونوں جنگوں کے نتیجے میں روسی فوجیوں کی ایک تعداد وہ بھی ہے جس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ مجاہدین سے مل گئے ہیں۔ وینیا کا معرکہ ایک آئینہ ہے جس میں امت مسلمہ اپنی زبوں حالی کی تصویر بھی دیکھ سکتی ہے، اپنے مرض کے خدو خال کو بھی پڑھ سکتی ہے اور اپنے مستقبل کے نقش و نگار بھی تلاش کر سکتی ہے۔ اس میں دوست اور دشمن سب کے چہرے نظر آ رہے ہیں۔ اس میں عالمی سازشوں اور حکمرانی کے خواب دیکھنے والے کے منصوبے بھی دیکھے جاسکتے ہیں اور اس میں اپنی کھوئی ہوئی میراث کو واپس لینے کے راستے کو بھی بہ آسانی دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں ہمارا ماضی، حال اور ہمارا مستقبل سب منعکس ہے، ضرورت صرف دیدہ بینا کی ہے۔ یہ ادنی تصرف -

اگر ہیشانیوں پر کوہ غم ٹوٹا تو کیا غم ہے

کہ خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا